رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

روزنامہ

الفضل

قادیان

THE ALFAZL [...]N.

قیمت دو پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۲۳ | مورخہ ۹ شوال [...] | یوم [...]شنبہ | مطابق ۵ جنوری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۵۷

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے متعلق

احرار کی صریح کذب بیانیاں

(۱)

یوں تو احرار جماعت احمدیہ کے خلاف شروع سے ہی جن باطل ذرائع سے کام لے رہے ہیں۔ ان میں دروغگوئی۔ کذب بیانی اور افترا پردازی کو درجہ امتیاز حاصل ہے لیکن جوں جوں وہ اپنے شرمناک مقاصد میں ناکام و نامراد ہوتے جاتے ہیں۔ دروغگوئی اور کذب بیانی میں زیادہ سے زیادہ ترقی کر رہے ہیں۔ اور خاص کر جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے متعلق تو انہوں نے اپنے ترجمان "مجاہد" میں اس بے باکی کے ساتھ جھوٹ سے کام لیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ شرم و حیا کا شائبہ تک ان میں باقی نہیں رہا۔ اس سلسلہ میں "مجاہد" میں جو کچھ شائع کیا گیا ہے۔ اس کا کثیر حصہ تو ایسا ہے۔ جو سرتاپا مفتریانہ اور خود ساختہ ہے۔ اور بعض باتیں دیدہ دانستہ بگاڑ کر پیش کی گئی ہیں۔ غرض ہر رنگ میں جی بھر کے جھوٹ بولا گیا ہے۔

ذیل میں احرار کی چند موٹی موٹی غلط بیانیوں اور افترا پردازیوں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اسی سے ان کی بیان کردہ باقی باتوں کے متعلق بھی قیاس کیا جا سکتا ہے:۔

اخبار "مجاہد" نے سب سے پہلی اور نہایت ہی شرمناک غلط بیانی یہ کی ہے کہ:۔ "امت مرزائیہ کا سالانہ جلسہ انگریزوں کے بڑے دن کی خوشی میں منعقد کیا جاتا ہے"

(مجاہد ۳۱ دسمبر)

حالانکہ جماعت احمدیہ کا کوئی بڑے سے بڑا مخالف کوئی ایک بات بھی ایسی پیش نہیں کر سکتا۔ جس سے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کا "بڑے دن کی خوشی" سے دور کا تعلق بھی ثابت ہو۔ خود احرار نے بھی کوئی ایسی بات پیش نہیں کی۔ جس کی بنا پر ان کی طرف سے یہ جھوٹ بولا گیا ہے:۔

حقیقت یہ ہے۔ جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھوں رکھی۔ اور اس جلسہ کے اغراض و مقاصد نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیئے ہیں۔ جن میں ایک کے متعلق آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں"

غور فرمایئے۔ جس جلسہ کی اغراض میں سے ایک بہت بڑی غرض یورپ اور امریکہ کو مسلمان بنانے کے لئے تدابیر سوچنا ہو۔ اس کے متعلق احرار [...] کہنا کہ وہ "انگریزوں کے بڑے دن کی خوشی میں منعقد کیا جاتا ہے" کس قدر حق پوشی۔ اور ستم کوشی ہے۔ کیا انگریز بڑے دن کی خوشی اسی طرح مناتے ہیں۔ کہ یورپ اور امریکہ میں اشاعت اسلام کی تجاویز سوچتے۔ اور ان پر عمل کرنے کی تدابیر کرتے ہیں۔ اگر ان کے خوشی منانے کی یہی صورت ہے۔ تو بے شک جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کی ایک غرض یہ بھی سہی۔ لیکن اگر بڑے دن کی خوشی منانے کی کوئی اور شکل ہے۔ تو پھر یہ صریح اتہام ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بڑے دن کی خوشی میں منعقد کیا جاتا ہے:۔

چونکہ کرسمس کے ایام میں سرکاری ملازمین کو کافی چھٹیاں ہوتی ہیں۔ اور وہ دور دور سے آ سکتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سالانہ جلسہ کے لئے یہ ایام تجویز فرمائے۔ اور ساتھ ہی جلسہ کے اغراض بیان فرما دیئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالےٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے۔ کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آ جائے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں"

یہ ہیں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے مقاصد۔ ان کی موجودگی میں اور جماعت احمدیہ کے طریق عمل کو دیکھتے ہوئے کوئی انسان جس کے دل میں شرافت و انسانیت کا ایک ذرہ بھی پایا جائے۔ وہ الفاظ زبان پر نہیں لا سکتا۔ جو "ترجمان احرار" میں رہنمایان احرار نے شائع کئے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ جھوٹ اور کذب میں اس درجہ ملوث ہو چکے ہوں۔ ان سے اس کے سوا اور توقع ہی کیا ہو سکتی ہے:۔

ترجمان احرار نے دوسری غلط بیانی یہ کی ہے۔ کہ "اس دفعہ سالانہ جلسہ اس قدر تنگ و دو کے باوجود نسبتاً پھیکا رہا" اور "تنگ و دو" کی تشریح یہ کی ہے۔ کہ "الفضل" کے یہ لکھنے کے علاوہ کہ "کوئی مرزائی گھر میں

نہ رہے" "خلیفہ محمود نے الگ سرکلر بھی جاری کئے۔ جن میں تمام امت مرزائیہ کو قادیان پہونچنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ علاوہ ازیں ہر مرزائی مبلغ کو ہدایت کی گئی۔ کہ وہ ہر مرزائی کے پاس پہونچ کر مرزا محمود کا پیغام سنا دے۔ کہ اس دفعہ عزت کا سوال ہے۔ سب مرزائیوں کو قادیان پہونچ جانا چاہیئے۔ کوئی عورت کوئی بچہ گھر میں نہ رہے"؛

مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ "الفضل" جو گزشتہ سالوں میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے متعلق کئی ایک مضامین لکھا کرتا تھا۔ اب کے صرف ایک مضمون لکھ سکا۔ البتہ جلسہ سالانہ کی تاریخوں کا اعلان متعدد بار کیا گیا۔ تا کہ اب کے عید کی وجہ سے تاریخوں میں جو تبدیلی کرنی پڑی۔ اس سے احباب جماعت آگاہ ہو سکیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے قطعاً اس قسم کا کوئی سرکلر جاری نہیں ہوا جس کا ذکر "مجاہد" نے کیا ہے۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالےٰ کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ لوگ جلسہ میں شریک ہوئے جیسا کہ ان کی تعداد اور اجناس کے زیادہ صرف ہونے سے ثابت ہے۔ اور ہر وہ شخص جس نے جلسہ کے ایام کا نظارہ دیکھا۔ اور اپنے اندر انصاف اور حق پسندی کا مادہ رکھتا ہے تسلیم کرے گا۔ کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے نہایت شاندار تھا۔ احرار کو اگر اپنی کور باطنی کی وجہ سے وہ شان نظر نہ آئے تو اس میں کسی کا کیا قصور؛

۳ر جنوری کا "الفضل" کیوں شائع نہ ہوا

۲۶ر دسمبر کو محکمہ ڈاک کی طرف سے الفضل کے رجسٹرڈ نمبر کی تجدید کرانے کے متعلق فارم موصول ہوا۔ اور ۲۷ر دسمبر کو اس کی خانہ پری کر کے مقامی ڈاک خانہ میں رسید لے کر دیدیا گیا۔ جس کے متعلق یکم جنوری تک ہمیں کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ اور جب اس دن ۲ر جنوری کا اخبار ڈاک خانہ میں دیا گیا۔ تو کہا گیا۔ کہ یا تو فی پرچہ تین پیسہ کا محصول ادا کرو۔ یہ سب اخبار بیرنگ کر دیا جائے گا۔ آخر وہ پرچہ تو جوں توں کر کے بھجوایا گیا۔ لیکن آئندہ ایک پیسہ محصول میں اس وقت تک پرچہ لینے سے انکار کر دیا گیا۔ جب تک پوسٹ ماسٹر جنرل کے دفتر سے رجسٹرڈ ایل نمبر کی تجدید کی اطلاع نہ آئے۔

اس پر مجھے لاہور جانا پڑا۔ جہاں معلوم ہوا۔ کہ ہمارا ارسال کردہ فارم پہونچا ہی نہیں۔ آخر آفس سپرنٹنڈنٹ صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل کی مہربانی سے فوری طور پر نمبر کی تجدید ہو گئی۔ اور میں ان کی چٹھی دستی لے کر قادیان پہونچا۔ تب جا کر ۴ر جنوری کا پرچہ ڈاک خانہ قادیان نے لیا۔ اس وجہ سے ۳ر جنوری کا پرچہ شائع نہ کیا جا سکا۔ اور اخبار کا [illegible] حرج ہوا۔ اگرچہ گذشتہ پرچہ بیس صفحات کا شائع کیا گیا ہے۔ تاہم ناظرین کرام سے میں معذرت خواہ ہوں؛

پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل کے آفس سپرنٹنڈنٹ مسٹر کول کا اس حسن سلوک اور خوش اخلاقی کے لئے جس سے آپ پیش آئے ہیں بہت ہی ممنون ہوں؛ (منیجر الفضل)

مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

۱۔ سال دوم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا آپ نے اس عرصہ میں اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

۲۔ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۱۵ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کا کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے؛

۳۔ مومن کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ ۱۵ر جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دے دیں۔ بلکہ جس قدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں؛

۴۔ تحریک جدید کے وعدے کے پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے (خطبہ میں تاریخ غلط شائع ہو گئی تھی) لیکن جو شخص جس قدر جلد پہلے رقم ادا کرتا ہے اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہو؛

۵۔ جس قدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے؛

۶۔ بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے؛

۷۔ دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے؛

۸۔ اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اسکے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے؛

۹۔ خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دیدے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا؛ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

اخبار احمدیہ

چودہری نذیر احمد صاحب مرحوم کے ورثاء کو اطلاع

چودہری نذیر احمد صاحب مرحوم ساکن بوبک منز ضلع سیالکوٹ کے متعلق جو چند ماہ ہوئے بٹالہ کے راستہ میں ایک حادثہ سے فوت ہو گئے تھے۔ جناب سی ایل کوشل مجسٹریٹ درجہ اول بٹالہ کی طرف سے اطلاع مورخہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۵ء کی موصول ہوئی ہے۔ کہ چودہری صاحب مرحوم کے ورثا کو اس امر کی اطلاع کر دی جائے۔ کہ ان کا مال اور ان کا بائیسکل جو اس وقت داخل مال خانہ پولیس ہے لے لیں۔ چھ ماہ کے اندر اندر عدالت شرف حدہٗ بٹالہ سے یہ مال حاصل کیا جا سکتا ہے؛

درخواست دعا

بھائی رحمت اللہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ ۱۸ روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ رحیم بخش تاجر چرم موگا۔

اعلان نکاح

مورخہ ۳۱ر دسمبر عبدالعزیز صاحب ولد شیخ محمد حسین صاحب دفتر قانون گو کا نکاح ممتاز بیگم صاحبہ بنت شیخ غلام رسول صاحب سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے خاکسار مبارک احمد خان دھرم کوٹ رندھاوا؛

خورشید رسالت حصۂ اول

اس نام سے قاضی محمد رمضان صاحب تبسم قریشی صدر مدرس السنہ شرقیہ مسلم زمیندار ہائی سکول گجرات نے ایک مختصر سا رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے حالات منظوم کئے ہیں۔ اور ہر مہینہ اسے جاری رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اگر واقعات کو صحیح رنگ میں پیش کیا گیا۔ اور پھر ان سے صحیح نتائج اخذ کئے گئے۔ تو یہ نہایت ہی مفید کام ہو گا۔ قیمت فی رسالہ ایک آنہ علاوہ محصولڈاک رکھی گئی ہے؛

وجود باری تعالیٰ کے متعلق فلسفیوں کے غلط انداز

جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کا لیکچر (۲)

جناب قاضی صاحب موصوف نے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر مندرجہ بالا عنوان کے متعلق جو لیکچر دیا اس کا آخری حصہ حسب ذیل ہے:-

مسٹر رسل کا دوسرا اعتراض

دوسرا اعتراض جو مسٹر رسل نے دلیل رویت پر کیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ اہل مذہب کی رویت میں گو اتفاق ہوتا ہے۔ لیکن وہ صرف ایک حد تک ہی ہوتا ہے۔ اس سے آگے اختلاف ہو جاتا ہے۔ ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ایسا ہے۔ لیکن یہ بھی مذہب کی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اعتراض کیا گیا ہے۔ اگر گواہوں میں اختلاف پیدا ہو جائے۔ تو خواہ وہ اختلاف ادنےٰ تفاصیل کے متعلق ہو۔ ایک حد تک گواہی کو کمزور کر دیتا ہے۔ اور سپرچولزم پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ عرفان الٰہی کا یہ کوشا طریق ہے۔ کہ ایک کی بات دوسرے سے نہیں ملتی۔ لیکن مختلف مذاہب کے صوفیاء کے باہمی اختلافات کی بناء پر رویت الٰہی کو مشتبہ کرنا ہرگز جائز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مختلف مذاہب کے موجودہ پیرو تمام کے تمام ہرگز اپنی اصلی اور صحیح تعلیم پر قائم نہیں۔ اور ان کی رویت بطور حجت پیش نہیں کی جا سکتی۔ حجت کے طور پر تو صرف انبیاء اور ماموروں کی وحی یا ایک سچے مذہب کے ماننے والوں کی رویت ہی پیش کی جا سکتی ہے۔ ہاں ماموروں کی وحی میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ اور سچے مذہب کے سچے فریق میں جو لوگ شامل ہیں ان میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ اختلاف لابدی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی کئی صفات ہیں۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ ایک وقت میں یا ایک شخص کو ایک صفت کا مشاہدہ کرایا جائے۔ تو دوسرے وقت میں۔ یا دوسرے شخص کو کسی دوسری صفت کا مشاہدہ کرایا جائے۔ یہ اختلاف وجود باری کے متعلق شہادت کو ہرگز مشتبہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس قدر اختلاف لابدی اور ضروری ہے:۔

مسٹر رسل کا تیسرا اعتراض

تیسرا اعتراض رویت الٰہی پر یہ کیا گیا ہے۔ کہ جس طرح سائنس والی رویت ہر شخص آزما سکتا ہے۔ اس طرح رویت الٰہی کیوں ہر شخص نہیں آزما سکتا۔ اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کسی قدرتی طاقت بجلی۔ یا Energy کی طرح نہیں۔ کہ ہر شخص جس کو کوئی Test آتا ہو۔ اس سے کھیل سکے۔ خدا تعالےٰ تو ذی اختیار۔ اور ذی ارادہ ہستی ہے۔ اور جس پر اپنا فضل کرنا چاہے۔ اسے اپنی رویت کا انعام بخشتی ہے۔ اگر خدا تعالےٰ ہر چیز کے متعلق ہر آزمائش کرنے والے کو React کرتا تو وہ خدا نہ رہتا۔ بلکہ ایک کھلونا بن جاتا۔ معمولی سے معمولی انسان بھی اس حد تک ذی اختیار ہوتے ہیں۔ کہ بعض باتوں کا جواب دیتے ہیں۔ اور بعض کا نہیں دیتے پھر خدا تعالےٰ جو منبع ہے تمام اختیارات کا۔ اور تمام ارادوں کا۔ وہ کیسے اس بات پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہر شخص کے سوال کا جواب دے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی خدا تعالےٰ کو چیلنج کرے۔ اور ایک خاص قسم کی رویت پر اصرار کرے۔ اور اگر کوئی مضرت اس میں نہ ہو۔ تو کسی مامور کے ذریعہ ویسی رویت بھی خدا تعالےٰ اپنے فضل سے دکھا سکتا ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعوےٰ کیا۔ کہ خدا تعالےٰ مجھ پر غیب کا علم ظاہر کرتا ہے۔ تو ایک پادری نے کہا۔ کہ میں چند سوال لکھ کر لفافہ میں بند کر کے رکھدیتا ہوں۔ آپ خدا سے پڑھوا کر بتا دیں۔ کہ وہ سوال کیا ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا۔ چلو ہم تمہاری بات مان لیتے ہیں۔ بشرطیکہ عیسائیوں کی ایک نمائندہ جماعت اس بات کا اقرار کرے۔ کہ صحیح جواب ملنے پر وہ اسلام قبول کرے گی۔ اگر ایسا نہیں۔ تو معلوم ہونا چاہئے کہ خدا تعالےٰ تماشہ نہیں کرتا۔ کہ لوگوں کی مرضی کے مطابق نشان دکھاتا پھرے۔

چوتھا اعتراض

دلیل رویت پر چوتھا اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ بعض فرقوں نے مختلف قسم کی ریاضتیں اور مشقیں مقرر کر رکھی ہیں۔ مثلاً روزے رکھنا۔ بعض خاص طریقوں سے دم الٹانا وغیرہ وغیرہ جس کو یوگا کہتے ہیں۔ اور اگرچہ رویت الٰہی کو آزمانے کے طریق جو اختیار کئے جاتے ہیں۔ تاہم ان سے آزمانے والے کا ادراک۔ اس کی بینائی۔ یا اس کی شنوائی ایک عارضی تغیر کے ماتحت ہوتی ہے۔ اور ہم اس کو گویا ایک بیماری کی حالت کہہ سکتے ہیں۔ اسے صحت کی حالت نہیں کہا جا سکتا۔ اور جب یہ بات ہے۔ تو بیماری کی حالت میں جو نظارہ نظر آئے۔ یا جو کچھ سننے والی بات سننے میں آئے۔ وہ صحت کی حالت میں دیکھی یا سنی ہوئی بات پر کیسے فوقیت رکھ سکتی ہے۔ اور عام ادراک کے مقابلہ میں اس ادراک کو جو انسان کے حواس کو بگاڑ کر پیدا کیا جاتا ہے۔ کیسے قابل اعتماد سمجھا جا سکتا ہے:۔

ریاضتیں خدا تعالےٰ کو پانے کا ذریعہ نہیں

اس اعتراض کے متعلق یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ہم بھی یہ کہتے ہیں۔ کہ جو نظارہ انسانی بینائی میں تغیر پیدا کر کے نظر آئے۔ وہ واہمہ ہوگا۔ اور جو اس قسم کے تغیر کے بغیر نظر آئے اس کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ شاید واہمہ نہ ہو۔ یوگا والوں۔ اور دم کشی کی مشق کرنے والوں پر ہم بھی اعتراض کرتے ہیں۔ اور ہم بھی ان چیزوں کو اللہ تعالےٰ کا عرفان حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں سمجھتے۔ ہم تو انہیں انسانی ذہن کو تھکانے کی تدابیر خیال کرتے۔ اور ذہن کی تھکان سے جو حالت پیدا ہوتی۔ یا جو منظر نظر آنے لگتے ہیں۔ انہیں سے ان کو تعبیر کرتے ہیں۔ ہم زیادہ سے زیادہ ایسے نظاروں کے متعلق یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان میں مادی دنیا کے وہ باریک حالات ہماری نگاہ میں یا ہمارے احساس کے دائرہ کے اندر آجاتے ہیں۔ جو عام حالات میں نہیں آتے۔ مسمریزم کی حالت کے متعلق بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اگر ایک کمرے میں سوئی گرائی جائے۔ تو ساتھ کے کمرے کا شخص سوئی کے گرنے کی آواز کو سن لیتا ہے۔ اسے احساس کی تیزی کہا جا سکتا ہے۔ جو جسم میں بعض تغیرات کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے۔ کہ یوگا وغیرہ سے اس قسم کی حالت پیدا ہوتی ہو۔ لیکن یہ رویت الٰہی ہرگز نہیں کہلا سکتی:۔

اسلام کی پُر حکمت تعلیم

پس یہ کہنا کہ ریاضتوں سے مقصود رویت الٰہی حاصل کرنا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ شراب پی کر صبح کے وقت چوہے اور سانپ دیکھنا۔ اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ ہم برگزیدہ نہیں کہتے۔ کہ ریاضتوں سے خدا تعالےٰ ملتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء صرف مخصوص تعداد میں روزے رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے برعکس یوگا کرنے والے بہت زیادہ روزے رکھتے ہیں۔ اگر روزوں اور ریاضتوں سے خدا ملتا۔ تو صرف انہی چیزوں پر زور دیا جاتا لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اسلام کی پُر حکمت شریعت میں جہاں ان چیزوں کے متعلق احکام دیئے گئے ہیں۔ وہاں ان کی حدبندی بھی کر دی گئی ہے اور وہ اس لئے تا کہ انسان ان میں غلو کر کے سکر یا بیماری کی حالت کو نہ پہنچ جائے۔ رمضان کے روزے فرض ہیں سوائے اس کے کہ کوئی شرعی عذر مانع ہو۔ لیکن جو عید کے دن روزہ رکھے وہ شیطان کہلاتا ہے۔ ایک صحابی کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے ہر روز روزہ رکھنا شروع کر دیا ہے اور وہ کسی دن بھی ناغہ نہیں کرتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دو۔

نماز مقررہ اوقات میں فرض ہے۔ اور جب تک انسان ہوش و حواس میں ہو نماز اس پر فرض رہتی ہے۔ چاہے اس میں حالات کے ماتحت کتنی ہی رعائتیں ہو جائیں۔ لیکن دو وقت ایسے ہیں۔ کہ ان میں اگر نماز پڑھی جائے۔ تو پڑھنے والے کا فعل شیطان کے دائرہ عمل میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر نماز میں توجہ کی تلقین ہے۔ اور منافقوں کے متعلق آتا ہے۔ کہ وہ نمازیں دھیان سے نہیں پڑھتے۔ لیکن ساتھ ہی نماز میں ایسے انہماک کو روکنے کی تدابیر رکھ دی گئی ہیں۔ جن سے سکر یا بیماری کی حالت پیدا ہو جائے۔ نماز میں رکوع اور سجود اور اس قسم کی جو دوسری حرکات رکھی گئی ہیں۔ ان کا ایک بڑا منشاء یہ بھی ہے۔ کہ نماز پڑھنے والا ہوش میں رہے اور اس کا انہماک بیماری کی حد تک نہ پہونچ جائے ؛

پس ایسی ریاضتیں یا فاقے یا چلے جو بعض فرقوں کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک حد تک انسان کی تربیت کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہوتا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتا ہے۔ اگر کوئی یہ دعوے کرتا ہے۔ کہ ہر شخص ان طریقوں سے خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتا ہے۔ تو وہ لوگوں کو ایسے ہی تجربات کی طرف بلا رہا ہے۔ جو ایک شرابی کو افیونی کو یا بھنگ پینے والے کو ہر روز ہوتے رہتے ہیں

پانچواں اعتراض

پانچواں اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ رویت کی بناء پر جو کچھ کہا جاتا ہے وہ عقلاً محال ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ خدا رحیم و کریم ہے حالانکہ دنیا میں دکھ اور تکلیف ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ خدا رب ہے اور سب کی ایک سی ربوبیت کرتا ہے۔ حالانکہ دنیا میں امتیازات مثلاً امیر اور غریب کا موجود ہے۔ امیر آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتا ہے۔ مگر غرباء کو کوئی آرام میسر نہیں ؛

اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا دعوے تو رویت کا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کو اس کے ماموروں نے دیکھا پہچانا اور اس کا کلام سنا ہے۔ رویت کے مقابلہ میں ان چیزوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے۔ کہ گلیلیو نے دوربین سے چاند میں پہاڑ دیکھے۔ اور اعلان کیا کہ میں نے اس کرہ میں پہاڑ دیکھے ہیں۔ تو پادریوں اور اس وقت کے پروفیسروں نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ارسطو نے کچھ اور لکھا ہے اور پہاڑ تو صرف زمین کے لئے ہیں۔ گلیلیو کی رویت کے مقابلہ میں اس قسم کے عذر مضحکہ خیز تھے ؛

اسی طرح ماموروں کی رویت کے مقابلہ میں فلاسفروں کے عذر اور ان کے وسوسے مضحکہ خیز ہیں۔ ہاں ان عذروں کے الگ جواب ہونے چاہئیں۔ اور دنیا میں دکھ تکلیف اور عدم مساوات کی حکمت کا ایک علیحدہ مضمون ہے۔ اور رویت کی دلیل پر ان کا کوئی اثر نہیں پڑتا ؛

مقامِ اہلِ درد

از جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کپورتھلہ

(۱)

حضرتِ محمود چوں آمد امامِ اہلِ درد — منکشف گردید بر عالم مقامِ اہلِ درد
کارپردازِ جہاں روزِ ازل وابستہ است — گردشِ ایام را با دورِ جامِ اہلِ درد
انقلاباتِ جہاں مضمر بہ یار بہائے شاں — آسماں یکدانہ آمد زیرِ دامِ اہلِ درد
خفتگانِ سرمدی را نیست زیں معنی خبر — صبحِ محشر در بغل پرورد شامِ اہلِ درد
اخترِ ما در دلِ شبہا بود بیدار تر — غیرتِ صد طور گردد صحن و بامِ اہلِ درد
"از ازل لا زل جنبشے دہ فطرتِ اغیار را" — المدد اے نالۂ علوی خرامِ اہلِ درد

(۲)

کارہائے بستہ بکشاید بنامِ اہلِ درد — بادہ ہائے تلخ مے سازد بکامِ اہلِ درد
فتنۂ احرار را صد گونہ ہمت مے برید — در ہمہ عالم رسانیدہ پیامِ اہلِ درد
زالِ دنیا با ہمہ سرمایۂ ریو و ریا — رامِ بیدرداں شد و آمد حرامِ اہلِ درد
خارخارِ دشت را از خونِ پا گلگوں نمود — لالہ ہا کارید در صحرا خرامِ اہلِ درد
ماہِ روزہ آمد و شیطاں بزنداں شد اسیر — مدعی جگر اثر ہائے صیامِ اہلِ درد
رازہائے عشق را نتواں بہر کس فاش گفت — ورنہ پایانے کجا دارد کلامِ اہلِ درد

گوہر و مختار و بسمل ساقیانِ انجمن
مظہرِ بے مایہ آمد دُردِ جامِ اہلِ درد

کتاب الاشرار کے متعلق ضروری اعلان

اخبار الفضل مجریہ یکم جنوری میں کتاب الاشرار حصہ اول پر اجمالی تبصرہ شائع ہو چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ اعلان کرنا ضروری ہے۔ کہ یہ رسالہ اڑھائی آنے فی نسخہ کے حساب سے ٹکٹ بھیجنے پر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے بھی مل سکتا ہے۔ جو دوست زیادہ تعداد میں بغرض تقسیم منگوانا چاہیں انہیں نصف قیمت پیشگی بھیجنے پر پچیس نسخے چار روپے میں پچاس نسخے ساڑھے چھ روپے میں اور سو نسخے بارہ روپے میں دیئے جائیں گے ؛

یہ رسالہ احراریوں کے لئے بمنزلہ قاتل کا حکم رکھتا ہے۔ اس کی بکثرت اشاعت ہونی چاہیئے۔ حصہ دوم بھی عنقریب شائع ہونے والا ہے ؛

بخدمت جمیع امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ سرحد

تمام ذمہ دار عہدہ داروں سے ماہوار رپورٹ دربارہ تعلیم و تربیت لے کر مقامی جماعت بذریعہ کارکنان کے مرکز سلسلہ میں دفتر ناظر صاحب تعلیم و تربیت میں روانہ کر دیا کرے۔ مرکز کو شکائت ہے کہ کارکنان سرحد اس پہلو سے باقاعدہ نہیں اور یہ امر ہمارے کارکنوں کے واسطے کسی نیک نامی کا باعث نہیں ہو سکتا۔ امید ہے کہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے سرحد پوری طرح پابندی فرمائیں گے۔ اور مرکز کو پھر شکائت کا موقعہ نہ دیں گے۔ خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی امیر جماعت ہائے احمدیہ سرحد

تلاشِ گمشدہ

ایک لڑکا رحیم مصطفےٰ پسر امیر الہ دین خانصاحب عمر دس گیارہ سال۔ رنگ گندمی۔ قد درمیانہ تقریباً ایک ماہ سے مفقود الخبر ہے۔ اگر کسی دوست کو اس

صدر برٹش مسلم سوسائٹی لنڈن کے استعفیٰ کی حقیقت

سر عمر سٹیورٹ رنکین صدر مسلم سوسائٹی لنڈن کے سوسائٹی مذکور کی صدارت سے مستعفی ہو جانے کی خبر پچھلے دنوں اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ اور اس سلسلہ میں احرار کے نفس ناطقہ اخبار "مجاہد" نے اس بنا پر ان کی تعریف و توصیف کی۔ کہ انہوں نے سوسائٹی کے اجلاس میں احمدیوں سے بے تعلقی کے اظہار کی قرارداد پیش کی۔ لیکن جب انہیں اس میں شدید ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ تو انہوں نے استعفیٰ دیدیا اور اجلاس سے نکل گئے۔

مسٹر رنکین کے استعفا کے متعلق مشہور روزنامہ "ٹائمز آف انڈیا" نے ۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں دلچسپ انکشاف کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے استعفیٰ کی محرک کیا غرض تھی۔ "ٹائمز آف انڈیا" کی مراسلت کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

لارڈ ہیڈلے کے بعد برطانوی مسلم سوسائٹی کے صدر سر عمر سٹیورٹ رنکین کا صدر منتخب ہونے سے ایک ماہ کے اندر اندر مستعفی ہو جانا بہت سی تنقید اور نکتہ چینی کا موجب بن رہا ہے۔ ان کے استعفیٰ کی خبر کی سطحی کیفیت تو پہلے ہی بحری برقیہ کے ذریعہ ہندوستان پہنچ چکی ہے۔ لیکن یہاں اس کے متعلق تفصیلی بیان شاید نامناسب نہ ہوگا۔ سر عمر کی سوسائٹی سے ناموافقت کی اصل اور بنیادی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ ایک قدامت پسند اور متعصب مسلمان واقع ہوئے ہیں۔ لیکن سوسائٹی صحیح معنوں میں فرقہ پرستی سے پاک ہے۔ اور غیر مسلم لوگوں کو بھی اس کی رکنیت میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔

اس کے بعد اس بات کا اظہار ضروری ہے کہ انگلستان کے مسلمانوں میں جماعت احمدیہ کا اثر و اقتدار نہایت سرعت سے ترقی پذیر ہے لیکن سر عمر کو یہ بات پسند نہیں۔ چنانچہ اسی غرض کے ماتحت انہوں نے مسلم سوسائٹی کا ایک خاص اجلاس طلب کیا۔ اور اس میں انہوں نے اس مفہوم کا ایک ریزولیوشن پیش کیا کہ اس سوسائٹی کا سلسلہ احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن جب اس میں انہیں شکست ہوئی۔ تو انہوں نے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور اجلاس سے واک آؤٹ کر گئے اسی روز شام کو انہوں نے

زندہ کرنا تو بڑی بات ہے آپ ایک چیونٹی تک زندہ نہ کر سکے۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ اخبار النجم لکھنؤ کی مندرجہ ذیل سطور سے ظاہر ہے جو کہ اس نے باب الاستفسار میں کسی شخص کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا حضرت غوث الاعظم (عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) نے اس قسم کی عجیب و غریب کرامات دکھائی ہیں کہ مُردے کو زندہ کر دیا یا لڑکی کو لڑکا بنا دیا وغیرہ۔ لکھتا ہے۔ "غور کرنے کی بات ہے۔ کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خصوصیات و فضائل عطا نہیں ہوئے۔ بلکہ ذات باری تعالیٰ نے انہیں صرف اپنے لئے مخصوص رکھا وہ شیخ عبد القادر جیلانی میں کیونکر پائے جا سکتے تھے احیاء موتیٰ صرف خدا کے بس کی بات ہے یا پھر حضرت عیسیٰ کو یہ معجزہ دربار خداوندی سے عطا ہوا تھا۔ ورنہ اس کے علاوہ اور کہیں کسی نبی ولی کے حق میں اس قسم کے معجزات و کرامات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔"

(النجم مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء)

مندرجہ بالا عبارت سے ایک طرف تو یہ ظاہر ہے کہ جو فضائل و خصوصیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا نہیں ہوئے اور جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے لئے مخصوص رکھا ہے وہ کسی نبی کو حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی عطا نہیں کئے جاتے لیکن ساتھ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی ایک مخصوص صفت (احیاء موتیٰ) کا حصہ دار بنا دیا گیا ہے اور یہ کہہ دیا گیا ہے کہ سوائے حضرت عیسیٰ کے اور کسی کو خواہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی ہوں، یہ کمال عطا نہیں کیا گیا۔

کاش یہ نام کے مسلمان قرآن شریف جیسی عظیم الشان کتاب کو سمجھنے کی کوشش کرتے۔ اور آنحضرت عیسیٰ کو خدا کا شریک اور اس کی قدرت کا حصہ دار نہ ٹھہراتے۔ قرآن شریف نے نہایت واضح الفاظ میں بتا دیا ہے۔ کہ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے خدا تعالیٰ کی توحید کی یہ زبردست دلیل پیش کی تھی۔ کہ میرا خدا وہ ہے۔ جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے۔ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ یعنی کس طرح انکار کر سکتے ہو، تم اللہ کی ہستی کا کیا تم دیکھتے نہیں، کہ جب تم کچھ بھی نہ تھے۔ تو اس نے پیدا کیا۔ پھر وہی تم کو مارے گا۔ اور وہی زندہ کرے گا۔ تب تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

مسلمان علماء کس منہ سے عیسائیوں کو توحید کا قائل کر سکتے ہیں۔ جبکہ وہ خود ہی توحید کے قائل نہیں۔ اور کس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو افضل الانبیاء ثابت کر سکتے ہیں۔ جبکہ وہ خود یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ خدا نے اپنی ایک مخصوص قوت کا حصہ دار سوائے عیسےٰ علیہ السلام کے اور کسی کو نہیں بنایا۔ پھر وہ کس طرح عیسائیوں کو اس بات کا قائل کر سکتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ حضرت عیسےٰ سے بلند ہے۔ جبکہ ان کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسےٰ کو جب یہودی قتل کرنے لگے۔ تو خدا نے انہیں خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور وہ اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ لیکن سرور دو عالم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کفار مکہ نے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ تو خدا تعالےٰ نے آپ کو ایک غار میں جو کہ طرح طرح کے زہریلے جانوروں سے پُر تھی پناہ دی۔ یہ ہیں وہ عقائد جن کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے۔ انہی غلط عقائد کو مٹانے کے لئے خدا تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

(خواجہ عبد الحمید، از لکھنؤ)

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا

مرتکب کون ہے؟

احرار کی طرف سے جماعت احمدیہ اور بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کی طرف سے ایک یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ آپ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی معاذ اللہ توہین کی ہے۔ اس الزام کی تردید میں بارہا بتایا جا چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں کی۔ بلکہ آپ کی عزت دنیا میں قائم کی ہے۔ کیونکہ آپ سے پہلے مسلمانوں کے عقائد نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلی حقیقت اور آپ کی تعلیم کو پوشیدہ کر رکھا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا مسئلہ مسلمانوں میں ایک ایسا خطرناک مسئلہ پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے عیسائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فضیلت ثابت کرتے ہیں اور مسلمانوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کا عیسائیوں کی طرح یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ مُردے زندہ کیا کرتے تھے اور اس طرح مسلمان کہلانے والے حضرت عیسیٰ کو خدا کا ہم پلہ ٹھہراتے ہیں۔ لیکن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو افضل الانبیاء ہیں کہتے ہیں مر گئے

ضرورت ملازمت

ایک صاحب جو مڈل پاس کرنے کے بعد تین سال تک زراعتی کالج لائل پور میں زراعت کا کام کرتے رہے ہیں۔ مقدم کا کام اچھی طرح جانتے ہیں۔ انگریزی ہلوں اور مشینوں سے بھی واقفیت رکھتے ہیں۔ ایک غیر احمدی کے مربعوں پر بطور منشی ملازم تھے۔ کہ احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے انہیں ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اپنی آبادی یا غیر آباد اراضی کے لئے ان کی خدمات کی ضرورت ہو۔ تو دفتر الفضل کی معرفت خط و کتابت کریں۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی بخشا یا شاہ ولد سید جلال شاہ ذات سید سکنہ جنڈ مالی تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۶/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۲۳/۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد ولد کریم ذات ارائیں سکنہ چنیوٹ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۲/۱۲/۳۵ دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حلیم داد ولد امیر ذات چیلہ سکنہ چیلہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۴/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰/۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی قرضہ بورڈ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ساہلی فیروز ولد جھنڈا رام ذات ٹھیری سکنہ دارا تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۳/۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی قرضہ بورڈ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد علی ولد برخوردار ذات عمرانہ سکنہ شمالی عمرانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۶/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی قرضہ بورڈ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی اللہ دتا ولد شمس الدین ذات کھوکھر سکنہ بستی سلطان تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۰/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام حویلی بہادر شاہ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط چیئرمین مصالحتی قرضہ بورڈ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی فرید ولد ملا ذات ملاح سکنہ گھیانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸/۱۲/۳۵ دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی پنڈت ادم پرکاش المعروف راما شنکر ولد پنڈت کانشی ذات نرکھا سکنہ احمد پور تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۵/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی خدایار ولد یاہو ذات بلوچ سکنہ چک نمبر ۱۷۵ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۷/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۳/۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد بخش ولد سوایا ذات ارائیں سکنہ چاہ پوران والہ جھنگ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۰/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۲/۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روما ۲ جنوری - اطالویوں کا دعویٰ ہے کہ اطالوی فوجوں نے ڈانا کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے - کہا جاتا ہے - کہ اس مقام پر زبردست جنگ کے بعد قبضہ کیا گیا - اور دونوں فوجوں میں کئی دفعہ دست بدست جنگ ہوئی:

ہوسیان ۲ جنوری - ضلع داناکیل میں مقیم اطالوی افواج میں خرابی آب و ہوا کی وجہ سے وبائی امراض پھیل رہی ہیں - اطالوی سپاہی اضطراب اور مایوسی کا شکار ہو رہے ہیں

"البلاغ" قاہرہ رقمطراز ہے - کہ میکالے کے نواحی علاقہ میں اطالوی طیاروں نے مسلسل اڑتالیس گھنٹے تک بمباری کی میکالے کی تمام عمارتیں تباہ ہو گئیں حبشی مقتولین کی تعداد ڈیڑھ ہزار بیان کی جاتی ہے - لیکن ان نقصانات کے باوجود میکالے پر حبشیوں کا قبضہ ہے -

لاہور ۲ جنوری - شرومنی اکالی دل نے پولیس کو اطلاع دی ہے - کہ جواہر سنگھ ایم - ایل - سی - کی زیر قیادت سکھوں کا ایک اور جتھہ کل گوردوارہ باؤلی سے شروع ہوگا - اور لاہور کے تمام گوردواروں کا چکر لگائیگا:

عدیس آبابا ۲ جنوری - سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے - کہ اطالوی بمباری سے سویڈش ایمبولینس کے لیڈر اور ایک سو اور سو یڈن کے لوگ زخمی ہوئے ہیں - ۳۰ حبشی ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئے ہیں:

نئی دہلی ۲ جنوری - بلند شہر کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ عید الفطر کے روز کانگریسیوں اور مسلمانوں میں زبردست تصادم ہو گیا - جس کے نتیجہ میں متعدد اشخاص مجروح ہوئے -

کوئٹہ ۲ جنوری - کوئٹہ میں ۲۴ گھنٹے کی مسلسل بارش کی وجہ سے وارڈ نمبر ۳ کی صفائی کا کام رک گیا ہے - برفباری بھی شروع ہو گئی ہے - جس سے ملبہ کے اندر دبی ہوئی اشیاء کو نقصان پہونچنے کا امکان ہے:

قاہرہ - ۲ جنوری - جامعہ ازہر کے ہزاروں طلباء کا آج پولیس سے تصادم ہو گیا - جس سے جانبین کے متعدد افراد مجروح ہوئے پولیس نے چھرے والی بندوقیں استعمال کیں -

روما ۲ جنوری - ایک اطالوی سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ اطالوی افواج حبشہ میں شدید مصائب سے دوچار ہو رہی ہیں - حبشی کمپ نگاہ کے قریب اطالوی عساکر نے جو تنظیم قائم کی تھی - حبشیوں نے شبخون مار کر اسے درہم برہم کر دیا ہے - آٹھ سو کے قریب اطالوی سپاہی اس فوری حملہ سے ہلاک اور مجروح ہوئے - حبشیوں نے چاروں سے احاطہ کر کے اطالوی کیمپوں کو آگ لگا دی:

لاہور ۲ جنوری - حکومت پنجاب نے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا ہے - کہ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰ الف کے ماتحت اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے گورنر باجلاس کونسل نے اعلان کیا ہے - کہ ضلع لاہور کی حدود میں زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے ماتحت قابل سزا جرم قابل دست اندازی پولیس ہوگا - گویا کرپان مورچہ کو دبانے کے لئے پولیس کو وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں:

نئی دہلی ۲ جنوری - لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں سیٹھ گوبند داس ایم - ایل - اے نے یہ سوال دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے - کہ حکومت بنگال نے پنڈت جواہر لال نہرو پر جو الزامات لگائے کیا حکومت ہند اس سلسلہ میں حکومت بنگال سے خط و کتابت کر رہی ہے - اور کیا حکومت بنگال ان الزامات کا ثبوت بہم پہونچائیگی - اور اگر وہ ایسا نہ کر سکے - تو کیا اس پر زور دیا جائے گا - کہ وہ اس غلطی پر اظہار افسوس کرے -

موگا - ۲ جنوری - فیروز پور کے اکالی جتھوں کے لیڈر نے اعلان کیا ہے - کہ لاہور میں کرپان مورچہ کے سلسلہ میں فیروز پور کے سکھوں نے ۲۰۰ اکالی بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے

پونا ۲ جنوری - آل انڈیا ہندو مہاسبھا میں نفاق کی وجہ سے ایک نئی سبھا کی داغ بیل ڈال دی گئی ہے - چنانچہ اس نئی پارٹی نے اعلان کیا ہے - کہ موجودہ ہندو سبھا فرقہ پرست اور قومیت کے جذبات سے عاری ہے اور اس نے انڈین کانگریس کو اس کی طلائی جوبلی پر مبارکباد دینے سے انکار کر دیا ہے -

بمبئی ۲ جنوری - کل شام ہندوؤں کی دو پارٹیوں میں شدید فساد ہو گیا - دونوں طرف سے ایک دوسرے پر پتھر پھینکے گئے - لیکن پولیس نے جلد ان پر قابو پا لیا - اس سلسلہ میں ۱۳ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں -

دہلی ۲ جنوری - مسٹر محمد علی جناح نے پنجاب کے مسلم لیڈروں کو مشورہ دیا ہے کہ معاملہ مسجد شہید گنج کے متعلق وہ کوئی ایسی بات نہ کریں - جس سے امن عامہ میں خلل واقع ہونے کا احتمال ہو - لاہور کے بہت سے سرکردہ مسلمانوں نے مسٹر جناح کو دعوت دی ہے - کہ وہ لاہور آکر خود صورت حالات کا مطالعہ کریں:

ناگپور - ۲ جنوری - مسٹر گاندھی بعارضہ اسہال بیمار ہیں - مسٹر سری نواس شاستری انہیں دیکھنے کے لئے واردھا سے مدراس جا رہے ہیں

پیکن ۲ جنوری - نانکن اور شنگھائی کے طلباء حکومت پر اپنے مخالفانہ اقدامات سے بڑا اثر ڈال رہے ہیں - کہ حکومت چین جاپان کے خلاف سخت کارروائی کرے - طلباء نے ایک اعلان شائع کیا ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ اگر حکومت جاپان نے حکومت چین سے مراعات حاصل کرنے کی کوشش کی تو جاپان کے خلاف تحریک مقاطعہ شروع کر دی جائے گی - شنگھائی کے مقام پر طلباء ریلوے ٹریفک کے لئے سد راہ بنے ہوئے ہیں - انہوں نے ریلوے لائن پر خیمے نصب کر دیئے ہیں:

قاہرہ - ۲ جنوری - مصر کی اس درخواست کا کہ ۱۹۳۰ء کے معاہدہ کو منظور کر لیا جائے - تاکہ مصر کو آزادی حاصل ہو جائے - مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے جواب دیا ہے - کہ گورنمنٹ برطانیہ تمام صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ کرے گی - مصر کی متحدہ پارٹی اس جواب پر غور کر رہی ہے - طلباء کے بھاری ہجوم مظاہرہ کر رہے ہیں - اور برطانیہ کے خلاف نعرے لگا رہے ہیں:

برلن ۲ جنوری - جرمنی کے ہر محکمہ سے یہودیوں کے اخراج کی جو مہم جاری ہے وہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو ختم ہو جائے گی جبکہ آخری یہودی ڈاکٹر کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا جائے گا - یہودی جج - پروفیسر اور دیگر ملازمین پہلے ہی برخاست کر دیئے گئے ہیں -

پونا ۲ جنوری - کل آل انڈیا شدھی کانفرنس کے اجلاس میں صدر نے کہا - کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کا ملک ہے - دوسری قومیں اس ملک میں بطور مہمان کے ہیں اور انہیں اس حقیقت سے آگاہ کر دینا چاہئے:

امرتسر ۲ جنوری - گیہوں تیار ۲ روپے ۳ آنے ۹ پائی - نخود تیار ایک روپیہ ۱۵ آنے ۶ پائی - سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے ۶ پائی - چاندی دیسی ۵۶ روپے ۸ آنے ہے:

لنڈن - ۲ جنوری - ہفتہ مختتمہ ۲۱ دسمبر کے دوران میں سڑک کے حادثات سے ۱۰۸ اشخاص ہلاک اور ۴۹۵۹ مجروح ہوئے اور ہفتہ مختتمہ ۲۸ دسمبر میں ۱۴۵ ہلاک اور ۴۳۵۳ مجروح ہوئے:

لنڈن ۲ جنوری - مزید بارشوں کی وجہ سے جنوبی انگلستان میں سیلاب بہت زور پکڑ رہے ہیں - شہر ایٹن کے ارد گرد ہر طرف پانی جمع ہے - ملک کے بہت سے حصوں میں سڑکیں آمد و رفت کے ناقابل ہو گئی ہیں:

برلن ۲ جنوری - جرمنی میں سونے کی حفاظت کا زبردست کیا جا رہا ہے - چنانچہ صرافوں کو سونے کی خرید و فروخت کے لئے باقاعدہ لائسنس لینا پڑیگا:

قاہرہ - ۲ جنوری - وزیر اعظم نسیم پاشا نے طلباء کو انتباہ کیا ہے - کہ وہ اپنی تعلیم کو از سر نو شروع کر دیں - ورنہ حکومت اس بات پر مجبور ہوگی - کہ امن و آئین کے تحفظ کے لئے شدید ترین اقدامات عمل میں لائے

احمد آباد - ۲ جنوری - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ بھاونگر کے کپڑے کے ایک کارخانہ میں مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے - مزدور ایسوسی ایشن نے مالکان کارخانہ کو لکھا ہے - کہ وہ اس معاملہ کا مصالحتی بورڈ سے تصفیہ کرائیں:

روما ۲ جنوری - اطالوی اس خبر کی تردید کر رہے ہیں - کہ اطالوی طیاروں نے ڈولو کے قریب سویڈش ریڈ کراس سوسائٹیوں پر بمباری کی بمباری کا... [illegible]